انجمن قصور اور اس کا ادبی و علمی ماهنامه

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

۶ جولائی ۱۸۷۴ء کو قصبه قصور ضلع لاهور میں ایک ادبی ، علمی ، معاشرتی ، تعلیمی اور اصلاحی انجمن کا انعقاد عمل میں آیا ۔ اس کے ممبر پنجاب کے سرکاری افسر اور غیر سرکاری معززین تھے ۔ ۱۸۸۰ء میں ممبروں کی تعداد ۳۲۵ تھی جس میں سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے افراد شامل تھے ۔ اداره کا نام انجمن مفید عام رکھا گیا اور اس کے مقاصد کی تشریح اس طرح کی گئی:

(۱) اس مجمع (انجمن) کا کام ھے تابمقدور ملک کی مروجه زبانوں کے ذریعه سے قدیم علوم مشرقی و جدید فنون مغربی کی اشاعت کرنا

(۲) عموماً دیسی زبان (آردو) کو ترقی دینا ۔

(۳) جہاں تک ہو سکے ملک کی بہبودی و ترقی و عزت و دولت و تہذیب و درستی نیت میں سعی کرنا ۔

(۴) دیسی اور یورپ کے کارخانوں میں سے آن کاموں (صنعتوں) کا جو پنجاب میں مفید ھوں جاری کرنا یا جاری کرنے کی تحریک دینا

(۵) رسومات قبیحه کے انسداد میں کوشش کرنا ۔

(۶) انتظام ملکی کے متعلق گورنمنٹ کو بہت ادب کے ساتھ مشورے دینا ۔

(۷) عام رعایا کو گورنمنٹ کی خیر خواهی کی صلاح دینا ۔

(۸) گورنمنٹ کے عمده اصولوں سے (رعایا کو) مطلع کرنا (رپورٹ انجمن بابت ۱۸۷۴ء) ۔

ان تمام مقاصد کا خلاصه انجمن کی سالانه رپورٹ بابت ۱۸۷۵ء میں یه دیا گیا :

(الف) اشاعت علوم قدیمه و جدیده بذریعه زبان دیسی (یعنی آردو)

(ب) ترقی صنعت و حرفت ، حسب ضروریات ملک ۔

(ج) ترقی تعلیم کے لیے زنانه اور مردانه سکولوں کا قیام ۔

موخرالذکر دو مقاصد کی تکمیل کے لیے شہر میں ایک زنانہ اور ایک مردانہ سکول کھولا گیا - مردانہ سکول کا نام مسٹر آرتھر برانڈرتھ کمشنر لاہور کے نام پر برانڈرتھ سکول رکھا گیا - اس مدرسے نے جو ترقی کی وہ انجمن کی رپورٹ میں ''نہایت فخر کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل،، سمجھی گئی - ۱۸۷۴ء میں اس میں طلباء کی تعداد ایک سو سے کچھ ہی کم تھی - ہیڈ ماسٹر ''بہت تعلیم یافتہ تھا اور انگریزی ، فارسی وغیرہ زبانوں سے بخوبی واقف تھا ، بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار،، نوکر رکھا گیا - انگریزی ، عربی ، فارسی ، ریاضی اور سنسکرت کے اُستاد بھی علیحدہ علیحدہ موجود تھے - ''پہلے سال میں دو طالب علموں نے مڈل کا امتحان دیا جن میں ایک طالب علم ساکن بٹالہ پاس ہوگیا - یہ اتنی شاندار کامیابی تھی کہ رپورٹ میں لکھا ہے ''اس کاروائی سے مدرسہ قصور کو پنجاب کے مدارس پر بآسانی فوقیت دے سکتے ہیں -،،

لڑکیوں کی تعلیم کے لیے شہر میں چار مدرسے قائم کیے گئے - ہر مدرسہ میں چھ چھ سات سات ایسی لڑکیاں زیر تعلیم اور درج رجسٹر تھیں جن کو ''معمولی نوشت و خواند میں ضروری مہارت،، حاصل تھی - یہ اتنی بڑی کامیابی تھی کہ جب صاحب کمشنر بہادر لاہور نے اس سکول کا معائنہ فرمایا تو ''نہایت خوشنودی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ زنانہ تعلیم اگر کسی قدر ہے تو قصبہ قصور میں ہے -،، ان مدرسوں میں تعلیم کے ساتھ امور خانہ داری بھی سکھائے جاتے تھے - مدرسہ صنعت کاری کا نام لاہور کے انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر آر - پی - نسبٹ صاحب کے نام پر نسبت سکول رکھا گیا -

شق اول کو پورا کرنے کے لیے انجمن نے پہلے ۱۸۷۴ء میں ایک دستی پریس قائم کیا جس کا نام انجمن کے وائس پریزیڈنٹ منشی قادر بخش تحصیلدار حضور کے نام پر ''مطبع قادری،، رکھا گیا - اس مطبع سے دو کام لیے گئے ، ایک تو مختلف اصحاب سے کتابیں لکھوا کر اس مطبع میں چھاپی جاتی تھیں جن کی آمدنی سے انجمن کے سرمایہ میں اضافہ ہوتا تھا دوسرے انجمن کی طرف سے ایک ماہوار پرچہ جاری کیا گیا - اس کا پہلا پرچہ اگست ۱۸۷۴ء میں نکلا - اس رسالہ کے دو مقصد تھے - ایک تو یہ کہ اس کے ذریعہ سے انجمن کے اغراض و مقاصد کی اشاعت ہوتی تھی،

دوسرے اس میں مختلف قسم کے ادبی اور علمی مضامین اصل اور تراجم دونوں قسم کے چھپتے تھے تاکہ اُن کے ذریعہ سے علوم قدیمہ و جدیدہ کی اشاعت ہو -

اس ماہنامہ کا نام محض ''رسالہ،، تھا جو سرورق پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہوتا تھا - شروع میں اس ''رسالہ،، کا سائز ۲۹×۲۲/۸ تھا اور صفحات بالعموم ۳۲ ہوتے تھے مگر جنوری ۱۸۷۶ء کا پرچہ ۴۸ صفحات پر شائع ہوا - جنوری ۱۸۸۰ء کا ۶۲ صفحات پر اور جولائی ۱۸۸۰ء کا پرچہ ۵۶ صفحات پر شائع ہوا - جنوری ۱۸۸۰ء سے اس کا سائز ۲۶×۲۰/۸ ہو گیا - کاغذ معمولی تھا مگر ۴۸ صفحات پر شائع ہوا چھپائی روشن اور لکھائی بہت کھلی کھلی اور نمایاں ہوتی تھی اتنے بڑے صفحہ میں صرف ۱۹ سطریں لکھی جاتی تھیں - سرورق کی عبارت میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی تھی - ایک ہی عبارت ہمیشہ چلتی تھی - جس کا نمونہ یہ ہے :-

---

حکمت طلب و بزرگی آموز   تابہ نگرند (کذا) روز تا ز روز

جلد ۳   بابت ماہ فروری ۱۸۷۶ء   نمبر ۲

رسالہ

انجمن مفید عام قصور - ضلع لاہور

زیر نگرانی مولوی مرزا فتح محمد بیگ صاحب مہتمم انجمن مذکور

مطبع قادری پریس انجمن مفید عام قصور میں چھپا

رسالہ میں کاغذ معمولی لگایا جاتا تھا اور سر ورق کے چار صفحے اصل رسالہ کے صفحات کے علاوہ ہوتے تھے - پہلے صفحہ پر رسالہ کا نام وغیرہ ہوتا تھا - آخری صفحہ پر التماس کے عنوان سے رسالہ کا اشتہار ، خریداری کی ترغیب ، مضامین کی استدعا اور قیمت کی تشریح ہوتی تھی - سالانہ قیمت چھ روپے تھی جو انجمن کی رکنیت کی فیس تھی - جو شخص انجمن کا ممبر ہوتا تھا اُسے رسالہ مفت بھیجا جاتا تھا - ممبران

کے ناموں اور ادا شدہ چندہ کی تفاصیل تقریباً ہر پرچہ میں شائع کی جاتی تھی ۔ چندہ نا دھندگان کی شکائتیں بھی چھپتی تھیں ۔ کئی آنریری ممبر بھی تھے جو بجائے چندہ دینے کے رسالہ میں مضامین لکھتے تھے ۔ رسالے کے سب سے پہلے ایڈیٹر مولوی محمد سیف الحق ادیب دھلوی تھے ۔ جو شاہ عبدالحق محدث دھلوی کی نسل میں سے ایک نہایت لائق اور قابل انشا پرداز تھے سیکڑوں مضامین بہت عمدہ اور اعلیٰ پائے کے اُنھوں نے وقتاً فوقتاً مختلف جرائد و رسائل میں لکھے ۔ نیو گزٹ دھلی اور کوہ نور لاھور کے ایڈیٹر رہے ۔ ۱۸۸۴ء میں منشی محرم علی چشتی نے لاھور سے رفیق ھند نکالا تو مولوی صاحب نے اس کے مقابلہ میں شفیق ھند جاری کیا ۔ جس کے دو ضمیمے بھی نسیم صبح اور شام وصال کے نام سے نکلتے تھے ۔ بڑے خوش طبع بذلہ سنج اور با مذاق انسان تھے ۔ مگر افسوس شراب خانہ خراب کی لت پیچھے پڑ گئی جو آخر جان لے کر گئی ۔ ۱۸۴۶ء میں پیدا ھوئے اور صرف ۴۵ برس کی عمر میں ۸ ستمبر ۱۸۹۱ء کو اپنے آبائی وطن دھلی میں وفات پائی ۔ غالب کے عزیز شاگردوں میں سے تھے ، تلامذہ غالب میں مالک کرام نے ان کا مفصل ذکر کیا ھے اور تصویر بھی دی ھے ۔ امداد صابری کی کتاب تاریخ صحافت جلد اول میں بھی ان کا تفصیلی حال درج ھے ۔

مولوی صاحب اگرچہ بڑی لیاقت کے آدمی تھے ۔ مگر معلوم ھوتا ھے کہ طبیعت نہایت لا اُبالی پائی تھی ۔ کہیں جم کر نہیں رھتے تھے ۔ چنانچہ رسالہ کی ادارت سے بھی اُن کی طبعیت جلد اُکتا گئی اوز وہ دسمبر ۱۸۷۴ء میں استعفیٰ دے کر لاھور چلے آئے ۔ اُن کے آنے کے بعد جنوری ۱۸۷۵ء سے اس رسالہ کے ایڈیٹر ایک صاحب مرزا محمد نصیرالدین حیدر مقرر ھوئے ۔ جو ۲۰ جون ۱۸۷۵ء تک اس کی ادارت کرتے رھے ۔

۲۵ جون ۱۸۷۵ء سے ایک صاحب امام فن مناظرہ مولانا مرزا فتح محمد کا تقرر بحیثیت ایڈیٹر عمل میں آیا ۔ رسالہ کے ایڈیٹر ھونے کے علاوہ یہ صاحب انجمن مفید عام کے مہتمم بھی تھے اور مطبع مفید عام قصور کے سپرنٹنڈنٹ بھی ۔ اس چھاپہ خانہ میں جسکا نام مطبع قادری تھا ، ”رسالہ“ چھپا کرتا تھا ۔ کچھ دنوں تو مولوی صاحب نے نہایت تندھی ، محنت

اور شوق سے کام کیا ۔ باوجود اصرار کے تنخواہ بھی نہیں لی اور آنریری طور پر سارے کام کرتے رھے ۔ مگر بعد میں تنخواہ بھی لینے لگے (رسالہ کی ایڈیٹری کی تنخواہ ۲۵ روپے ماھوار تھی) اور کام سے بھی دل اُٹھا لیا یہاں تک کہ رسالہ چار چار پانچ پانچ ماہ تک لیٹ ھونے لگا اس پر مجبور ھو کر اُن کو علیحدہ کیا گیا اور دوبارہ مولوی سیف الحق ۱۵ ستمبر ۱۸۸۰ء کو اس کے ایڈیٹر بنائے گئے اور ۳۰ روپے ماھوار تنخواہ قرار پائی ۔

یہ پتا نہیں لگ سکا کہ یہ اعلیٰ درجہ کا ادبی پرچہ کب تک جاری رھا اور کس سن میں بند ھوا ۔ مگر بہت تلاش کے بعد یہ معلوم ھوا ھے کہ ستمبر ۱۸۸۹ء تک جاری رھا تھا ۔ اس ماہ کا پرچہ قصور میں ایک بزرگ کے پاس محفوظ ھے ۔

سرسید ، مولانا حالی اور مولوی محمد حسین آزاد کے بہت سے قیمتی اور اعلیٰ پایہ کے مضامین رسالہ نے بارھا اور مسلسل شائع کیے ھیں چنانچہ جب جون ۱۸۷۹ء میں اپنی مشہور شہرۂ آفاق مسدس شائع کی تو رسالہ نے اس تمام مسدس کو اپنے جنوری ۱۸۸۰ء کے پرچہ میں شائع کیا اور اُس پر زبردست تعریفی نوٹ بھی لکھا ۔ جولائی ۱۸۸۰ء کے پرچہ میں ایڈیٹر نے ایک بڑا مفید کام یہ کیا کہ ابتدا سے جون ۱۸۸۰ء تک جتنے مضامین رسالہ میں شائع ھوئے تھے اُن سب کی مکمل فہرست شائع کر دی جو اھل علم اور صاحب ذوق حضرات کے لیے بڑے کام کی چیز ھے ۔ یہ فہرست رسالہ کے پورے ۲۴ صفحات میں آتی ھے اور اس سے سرسید ، مولانا حالی اور مولوی محمد حسین آزاد کے بہت سے نایاب مضامین کا پتا چلتا ھے جو عام طور پر معلوم نہیں تھے ۔ اور نہ ان صاحبان کے مضامین کے جو مجموعے شائع ھوئے ھیں اُن میں وہ ھیں ۔ اس رسالہ کے ۱۸۷۵ء ، ۱۸۷۶ء اور ۱۸۸۰ء کے فائل یونیورسٹی لائبریری لاھور میں محفوظ ھیں اور میں نہایت ھی ممنون ھوں مکرمی ملک احمد نواز صاحب انچارج شعبہ اردو یونیورسٹی لائبریری کا کہ اُن کی خاص عنایت سے میں رسالہ کے ان فائلوں سے مستفید ھو سکا ۔ یہاں ۱۸۷۶ء کے فائل میں سے اس رسالہ کے بعض خاص خاص مضامین کی فہرست نمونہ کے طور پر پیش کی جاتی ھے ۔ اس میں وہ مضامین

بھی ھیں جو اس رسالہ میں چھپ کر ہمیشہ کے لئے دنیا کی نظروں سے چھپ گئے اور آج کسی کو بھی اُن کا پتا نہیں اگرچہ وہ بڑے مشہور انشا پردازوں نے لکھے تھے - مضمونوں کے عنوانوں کے ساتھ اُن کے لکھنے والوں کے نام بھی دئیے گئے ھے :

(۱) مولوی محمد حسین آزاد ، زمانۂ سابق میں ہندوستانیوں کے طور طریق کیا تھے ؟ (۲) تاریخ ہنود ، پنڈت کنھیا لال (۳) منشی غلام جیلانی ، حالات حضرت رسول کریم (۴) مولانا حالی ، قومی ہمدردی (۵) مولوی محمد حسین آزاد ، عبدالرحیم خان خانان (۶) سرسید ، ہمدردی (۷) ذکر خلافت حضرت صدیق اکبر از منشی غلام جیلانی (۸) مولوی محمد حسین آزاد ، شہرت عام اور بقائے دوام کا دربار (۹) سرسید ، خوشامد (۱۰) منشی محمد الدین ، قوت برق (۱۱) مولوی محمد حسین آزاد ، راجہ بیر بر (۱۲) سرسید ، مخالفت اور رسم و رواج (۱۳) مولوی سید علی ، کاغذ کی تاریخ (۱۴) سرسید ، طالب علم (۱۵) نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین ، شیریں زبانی (۱۶) مولوی مرزا فتح محمد بیگ ، اصول فن مناظرہ (۱۷) مسلمانان یارقند ، ماخوذ از رسالہ تہذیب الاخلاق (۱۸) مولوی دوست محمد وکیل ، صنعت و حرفت -

یہاں ایک خاص بات بتانے کی یہ ھے کہ اگرچہ یہ ماھنامہ اپنے دور میں اعلیٰ درجہ کا تھا اور مضامین کی عمدگی کے لحاظ سے اس وقت کافی شہرت رکھتا تھا مگر جن جن لوگوں نے اردو صحافت کی تاریخیں لکھی ھیں اُن سب نے اس رسالہ کے متعلق غلط اطلاعات دی ھیں - ایک بیان بھی صحیح نہیں ھے - اس سلسلہ میں سب سے پہلی کتاب 'اختر شہنشاھی' ھے جو ۱۸۸۸ء میں لکھی گئی اور تاریخ صحافت کی انسائیکلوپیڈیا سمجھی جاتی ھے - اس میں اس کا نام ''انجمن مفید عام'' لکھا ھے - اور تاریخ اجرا ۸ مارچ ۱۸۷۲ء (حالانکہ انجمن مفید عام جس کی طرف سے یہ رسالہ نکلتا تھا - جولائی ۱۸۷۴ء میں قائم ہوئی تھی) - پھر ضخامت ۱۶ صفحہ لکھی ھے جو ۳۲ صفحے تھی - اختر شہنشاھی کی نقل مولانا امداد صابری نے تاریخ صحافت جلد دوم میں کر دی ھے اور اس میں بھی وہ ساری غلطیاں موجود ھیں جو اختر شہنشاھی میں

تھیں - پھر حال ھی میں میرے محترم دوست ڈاکٹر عبدالسلام خورشید ایم - اے - پی - ایچ - ڈی نے بھی اپنی کتاب ''صحافت پاکستان و ہند'' میں اس کا نام ''رسالہ انجمن'' تحریر فرمایا ھے جو صحیح نہیں - اس کا نام مطلق ''رسالہ'' تھا -

آخر میں ہم اس اعلیٰ پایہ کے ادبی رسالہ سے ایک بہت دلچسپ مضمون بطور نمونہ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ھیں رسالے کے اصل املا کو بحال رکھا گیا ھے - یہ مضمون صحافت کی ابتدائی تاریخ پر ھے اور غالباً سب سے پہلا مضمون ھے جو اس موضوع پر اردو میں لکھا گیا ھے - یہ مضمون اپریل ۱۸۷۶ء کے پرچہ میں شائع ہوا تھا اور غلام نبی خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کا لکھا ہوا تھا -

☆ ☆ ☆

۱- اخبار خبر کی جمع ھے لغوی معنیٰ اوس کے آگاھی اور حدیث نبوی اور تواریخ کے ھیں -

۲- سابقاً اصطلاح قانونی کے بموجب ملک انگلستان میں لفظ اخبار کا کئی معنوں پر محتوی تھا - (۱) وہ کاغذ جس میں ملکی خبریں اور واقعات درج کئے جائیں - سلطنت متحدہ میں شائع ہونے کی کاغذ پے چھپتا ہو - (۲) وہ کاغذ جو ۲۶ دن یا کچھ کم عرصہ کے بعد شائع ہوا اور اسمیں بالخصوص اشتہارات ھی مندرج ھیں - (۳) وہ کاغذ جس میں عام خبریں اور واقعات معہ رائوں کے مرقوم ہوں اور سلطنت متحدہ کے کسی حصہ میں فروخت کے لئے ۲۶ روز یا کچھ کم عرصہ کے بعد یا تو کسی وقت معین پر چھپے یا تقسیم اوس کاغذ کے اوپر حصص یا نمبروں شماری کے ہو - اور حجم اسکا دو تختوں سے زیادہ نہ ہو - جن میں سے ہر ایک کا طول ۱۲ انچ اور عرض ۱۷ انچ ہو اور اوسکی قیمت بھی ۶ پنس یعنی ۴ آنے سے کم ہو ظاھرا یہہ تعریفات اور شرائط بغرض لگائے جانے محصول کے اخبار کی نسبت مقرر ہوئی تھیں سو اب وہ مدت سے منسوخ ہو گئے ھیں -

۳- حال کی اصطلاح قانونی کے بموجب معنی اخبار کے یہ ھیں - کوئی کاغذ بوقت ایشوع جو متضمن اخبار عام کے مطبوع ہو -

۴- تعریف مذکورہ بالا فی الحقیقت مختصر طور پر جامع اور مانع ھے

لیکن ضرورتاً ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اخبار کے پرچوں کی نسبت کچھ اور بھی زیادہ صراحت کریں ۔

٥- بالفعل پرچہ ہائے اخبار چار ورق سے لیکر عموماً آٹھ ورق تک ہوتے ہیں اور جو خاص صورتوں میں اونکی تعداد کم و بیش ہو جاتی ہے وہ داخل حساب نہیں ہے اور جوکہ فی‌الحال اخبار کے اوراق پر کچھ محصول نہیں لگتا ہے اس لئے کچھ لحاظ عرض و طول اوراق نہیں ہوتا ہے ۔

٦- مدت شیوع اونکی مثل سابق کی اب بھی مختلف ہے ۔ زیادہ تر اخبار ہفتہ‌وار نکلتے ہیں اور کمتر روزانہ اور چار روزہ ، پندرہ روزہ اور ماہوار وغیرہ ۔

٧- اخبار کے پرچوں میں کوئی قید اندراج مضمون کی نہیں ہے ۔ ہر قسم کے مضامین اُن میں لکھے جاتے ہیں ۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر اخباروں میں مضامین ذیل ہوا کرتے ہیں ۔

(١) اشتہارات مفید عام و خاص ۔ (٢) عام خبریں ۔ (٣) آرٹیکل یعنی جو امور غور طلب ہوں اُن پر اہل ملک کی رائے ۔ (٤) مضامین علمی ۔ (٥) انتظام ملکی پر بحث ۔ (٦) ریویو کیفیت حسن و قبح اون کتب اور رسائل اور اخبارات کے جو جدید تصنیف یا شائع ہوے ہوں ۔ (٧) مذہبی و دینی معاملات ۔ (٨) خلاصہ قوانین و احکام سرکاری ۔ (٩) مناظرہ جو فیمابین دو اخبار نویسوں کے کسی امر خاص کی نسبت پیش ہو ۔

٨- جہاں تک اخبار کے معنی لغوی اور اصطلاحی تھے وہ تحریر ہوچکے ۔ مگر اس موقع پر کسی قدر توضیح اخبار کی بھی مذکور کی جائے تو خالی از لطف نہ ہوگا اس لئے ہم پہلے اس امر کو بتلائینگے کہ آیا ہدایت اخبار کے کیونکر ہوئی اور پھر اس کے شیوع میں نوبت ترقی کی کس طرح سے پہونچے اور بعد اس کے یہ بات بیان کریں‌گے کہ آیا اُس کو رتبہ اس قدر آزادی کا جو اب حاصل ہے کب اور کیوں کر نصیب ہوا ۔

٩- سوائے ہندوستان اور انگلستان کے یہ دونوں ولایتیں بواسطہ اتحاد

سلطنت کے باہمدیگر تعلق رکھتی ہیں یا بعض دیگر ولائتوں کے جن کو انگلستان سے کچھ نہ کچھ مناسبت ہے اور ملکوں کی تواریخ سے حالات اخبارات کا ایسا تسلسل اور کافی دریافت نہیں ہوا جس کو اعتبار کے ساتھ لکھا جاتا ۔ اس لئے جہانتک ہم کو ان دونوں ولائتوں کے اخبارات کے آغاز اور ازدیاد کا حال معلوم ہوا ہے اوس کو ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ۔

١٠- سابق میں اخبار نویس چنداں مہذب اور مودب نہ تھے ۔ اکثر خبریں اور واقعات لغو اور غیر مفید عبارت نامربوط میں قلمی خطوط کے ذریعہ سے لکھا کرتے تھے اور بعض اوقات عمائد اور ارکان سلطنت کے ملازم اونکی غیر حاضری کی حالت میں دربار کے حالات اور معاملات سے اُن کو اطلاع دیا کرتے تھے ۔ آخرکار رفتہ رفتہ یہ عمل بڑھتا گیا ۔ اور ایسے لوگ بہت سے خطوط علی قدر تعداد خریداران کے لکھنے لگے اور اسی طرح سے بتدریج اخباروں کا دفتر بن گیا اور رسالوں اور اخبارات کے ذریعہ سے نثر انگریزی نے وہ قوت پکڑی کہ نظم کی سی نازک خیالیاں اُس میں جلوہ‌گر ہونے لگیں ۔

١١- تواریخ میں سولہویں صدی سے پہلے کا ایسا کوئی واقعہ نظر نہیں پڑا جس سے اوس زمانہ میں موجودگی اخبار کی مسلم گردانی جائے ۔ ١٥٦٣ء میں جب شہر وینس کی سلطنت جمہور نے ترکوں سے جنگ کئے تو اوس وقت وینس والے اکثر فوج اور تجارت کی خبریں تحریر کے ذریعہ سے شائع کیا کرتے تھے اور یہ خبریں مقامات خاص پر اُن لوگوں کو سنائی جاتی تھیں جو اوس کے عوض ایک ایک گزٹ ادا کیا کرتے تھے ۔ اور گزٹ اُس زمانہ کے ایک قسم کے سکۂ رائج‌الوقت کا نام تھا اور اوس اعتبار سے ہوتے ہوتے مجازاً ملک اٹلی اور فرانس اور انگلینڈ میں اخبار کا نام گزٹ پڑ گیا اور بعد ازاں گورنمنٹ وینس نے ایسی خبروں کا ماہوار مشتہر کرنا شروع کر دیا تھا ۔ لیکن یہ سب رسالے ماہواری صرف قلمی ہوتے تھے اور اوس وقت دستور طبع ہونے اون کے کا نہ تھا ۔

١٢- ١٥٨٨ء میں جب اسپین والوں نے ساحل انگلستان پر چڑھائی کی تو اوس وقت لارڈ برکلی کی تحریک سے جو ایک مدبر اور دانا وزیر ملکہ الزبتہ کا تھا انگلستان میں ایک پرچہ اخبار کا بنامزد انگلش

مرکری کے چھپنا شروع ہوا اور اس میں اکثر جھوٹی شہرتوں کی تردید حاکم وقت کے حکم سے مشتہر ہوا کرتی تھی اور غالباً یہ اخبار تا رفع شورش اور فساد اسپین والوں کے چھپتا رہا اور پھر بند ہو گیا ۔ چنانچہ انگلینڈ میں اب تک چند پرچہ اخبار مذکور کے موجود ہیں ۔ سو اگرچہ بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ وہ پرچہ اوس وقت کے نہیں ہیں بلکہ پیچھے کے بنائے ہوئے ہیں لیکن اگر یہ رائے درست بھی ہو تو بھی اس بات میں شک نہیں ہو سکتا کہ اجرائے اخبارات کا اوسی زمانہ کے قریب میں ہوا ۔ کیونکہ ہر چند سولہویں صدی کا کوئی اصلی پرچہ اخبار کا دستیاب ہو مگر تاہم ایسے بہت سے رسالجات زبان انگریزی اور فرنچ اور اٹلی اور جرمنی کے پائے جاتے ہیں جن پر اخبار اسپین کا لکھا ہوا ہے ۔

۱۳- سترھویں صدی میں جیمس اول کے زمانہ میں سے پہلے چھوٹے چھوٹے رسالے جاری ہوئے چنانچہ ۱۶۱۴ء میں ٹیلر صاحب نے لوگوں کی اس عادت پر کہ وہ رسالجات اور اخبار کو نہیں پڑھتے ہیں ایک بڑی ہجو لکھے تھے - پھر ۱۶۱۹ء میں سب سے پہلے ایک اخبار نیوز اوٗٹ آف ہالنڈ کے نام سے جاری ہوا بعد اوسکے ۱۶۲۰ء اور ۱۶۲۱ء اور ۱۶۲۲ء میں اخبار اور رسائل زیادہ شائع ہونے لگے اور ۱۶۲۲ء میں یہ بھی ہوا کہ جو اخبار اور رسالے بلا تعین مدت کے وقتاً فوقتاً نکلتے رہتے تھے وہ ہفتہ وار مشتہر ہونے لگے ۔ چنانچہ سب سے پہلے ۲۳ مئی کو نکولس بورن اور طامس آرچر نی ایک اخبار لندن میں ہفتہ وار بابت خبروں اٹلی اور جرمنی وغیرہ کی جاری کیا اور اسی سال میں پیٹر صاحب نے ایک اخبار اسپین کی خبروں اور واقعات کا نکالنا شروع کیا - اور بعد اوس کے اور اخبار بھی مختلف ملکوں میں ہفتہ وار شائع ہونے لگی اور لوح پیشانی پر لفظ نیوز آف دی پرزنت ویک یعنی اخبار ہفتہ حال یا اور کوئی عبارت مترادف لکھی ہوا کرتے تھے ۔

۱۴- اوسی زمانہ میں رتبودات نامی ایک طبیب نے پیرس میں اخبار کی بنیاد ڈالی اور ابتدا اوسکی اس طرح پر ہوئی کہ اس نے تجربہ سے یہ بات دریافت کی کہ مریضوں کے سامنے حکایات و روایات بیان کرنے سے اونکی طبیعت میں قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ مرض کے رفع کرنے میں

زیادہ مصروف ہوتی ہے اس نے ادھر اُدھر کے خبریں جمع کرکے بیماروں کو سنایا کرتا تھا اسی طرح سے اوس کو خبریں جمع کرنے کا ہمیشہ کے واسطے شوق ہو گیا ۔ آخرکار اس کا یہ خیال ہوا کہ اگر میں ماہوار یا ہفتہ وار مجموعہ اخبار کو چھپوا کر فروخت کر دیا کروں تو مجھے بہت فائدہ ہوگا چنانچہ اس کا یہ منصوبہ پورا ہوگیا اور اوس نے ۱۶۳۲ء میں اخبار چھاپنے کا استحقاق حاصل کیا ۔

۱۵- ماہ نومبر ۱۶۴۱ء میں ایک نئی بات یہ ہوئی کہ انگلستان کے اخباروں میں پارلیمنٹ کی کاروایاں بھی چھپنے لگیں اور ۱۶۴۱ء سے لیکر ۱۶۴۶ء تک انگلستان اور ممالک متعلقہ اوس کی میں تعداد اخباروں کی بہت بڑھ گئی جن کی شرح اس موقع پر کرنی فضول ہے مگر اس وقت میں ایڈیٹروں کی طرف سے مضامین بہت کم ہوتے تھے الابنڈیم صاحب کی لیاقت اوس زمانہ کے اخبار نویسوں میں بڑھی ہوئی تھی لوگوں پر اوس کی تحریر کا بڑا اثر تھا ۔ مگر اوس کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ متین الوضع اور مستقل مزاج نہ تھا اس لئے وہ وقتاً فوقتاً اپنی اخباروں کی کیفیت اور نام بدلتا رہتا تھا ۔

۱۶- اوس وقت کے اخبار نویسوں میں برکینڈ صاحب ایک مشہور آدمی تھا اوس نے اپنا اخبار ۱۶۶۳ء میں جاری کیا تھا اور قریباً ۱۶۵۲ء تک یعنی اوس جنگ خانگی کے اختتام تک جاری رکھا تھا جو فیمابین پارلیمنٹ اور چارلس اول بادشاہ انگلستان کے ہوئے تھے ۔ اور ہدایت اخبار اس کی کو بادشاہ ہی کی ایما بموجب ہوئی تھی اور اوس کی اخبار کو فرقہ ثانی کے لوگ بہت پسند کرتے تھے اس لئے وہ بذریعہ سفارش شاہی کے یونیورسٹی میں علم فلاسفہ پڑھانے کے واسطے آستاد مقرر ہو گیا تھا ۔ یہ شخص ہجو لکھنے میں کسی قدر زیادہ مشاق تھا اور وہ فرقہ شاہی کے ان امرا میں سے تھا جو خرخشہ قتل چارلس اول اور انقضائے ایام سلطنت جمہوریہ کے پس از اعادہ سلطنت کے خاندان اسٹورٹ میں چارلس دوم کے عہد میں بھی مناسب عہدہ پر مختار ہوئے تھے ۔

۱۷- الور کرام ول پریسڈنٹ سلطنت جمہوریہ انگلستان کے عہد میں برکوایس پولٹیکس اور پبلک انٹلی جنز دو اخبار مشہور تھے اور پبلک انٹلی جنز اخبار کا پہلا پرچہ ۸ ماہ اکتوبر ۱۸۵۵ء کو چھپا تھا

یه دونوں اخبار هفته کے مختلف دنوں میں شائع هوا کرتے تھے اور اونمیں صرف سرکاری دفتروں اور محکموں کی خبریں درج هوا کرتی تھیں پہلے اونکا ایڈیٹر بارچمٹ بنڈھم تھا پھر ۱٦۵٦ء میں کونسل آف اسٹیٹ نے اوس کو موقوف کر دیا اور بجائے اوس کے اور دو ایڈیٹر مقرر کر دئے اور یه بات ٹھیرا دی که آئنده سے ایک اون میں سے بروز دوشنبه اور ایک بروز سه شنبه چھپا کرے اور لوح پیشانی اخبار انٹلی جنز کی بدل کر پارلیمنٹری اسکنجر قائم کر دے اور یہی دونو اخبار تھے - جنکو ملا کر آخرکار بنیاد لنڈن گزٹ کی ڈالی گئی تھی -

۱۸- چارلس کے عہد میں اجرا سٹرنچ صاحب نے عام اخباروں اور رسالوں اشتہارات کے انطباع بادشاہ کی طرف سے اجاره لے لیا تھا اور بادشاہ کی طرف سے اوسکو اختیار دیا گیا تھا که جوشخص بلا اوسکی اجازت کوئی اخبار یا رساله چھاپے وه اُس کو پکڑ لے - چنانچه وه واسطے پکڑ لینے اخبارات اور رسالجات ناجائز کے خانه تلاشی بھی کر سکتا تھا اس لئے جمله اخبارات وغیره اُس کی نگرانی میں رهتے تھے اور یه انتظام اس واسطے کیا گیا تھا که اکثر بد اندیش اور خبیث باطن لوگوں نے یه شیوه اختیار کر لیا تھا که ادھر اُدھر سے لغو اور فاسد خبریں جمع کر کے لوگوں کے هاتھ بیچ ڈالتے تھے پس اگر یه انتظام نه کیا جاتا تو امن خلائق میں فتور پڑنے کا اندیشه تھا -

۱۹- جو دونو اخبار سلطنت جمہوریه کے زمانه میں بنامزد پبلک انٹلی جنز اور مرکورس پولٹکس جاری تھے وه عبد مستاجری اسٹرنچ میں بھی جاری رهی مگر اوس نے اون کی لوح بدل دی تھی - پہلی کی لوح پبلک انٹلی جنز سے صرف انٹلی جنز رهنے دی تھی اور دوسرے کی لوح اخبار مقرر کر دی تھی چنانچه اوسنے ایک دفعه پرچه انٹلی جنز میں نسبت اخبار پبلک وکری کے نام اعتراض اس بات کا کیا تھا که اوس سے رازهائے پوشیده افسران سرکاری کے عوام‌الناس میں پھیل جاتی هیں اس لئے اوس نے طبع اوس کی بجائے دوسرے تیسرے روز کے هفته وار کرا دی تھی اور مالک اخبار مذکوره کا پرچه اخبار مذکور کو بازاروں میں مثل اور اجناس کی باآواز بلند پوکار کر فروخت کر دیا کرتا تھا - مگر یه بازاری طریقه فروخت اخبار کا مالک کے حق میں کچھ زیاده تر

مفید نه هوا -

۲۰- ۱۴ نومبر ۱٦٦۵ء کو بموقوفی اخبارات انٹلی جنز اور (اخبار) اکس فورڈ گزٹ جاری هوا - اوس گزٹ میں سوائے کچہری کے اخبار اور واقعات کی عام خبریں تیز هوتی تھیں - وجهه تسمیه اُسکی یه تھی که جن دنوں میں یه اخبار جاری هوا اون دنوں میں دربار شاهی که بوجهه اسکی که لنڈن میں وبا پھیل رهی تھی اکس‌فورڈ میں منعقد هوا کرتا تھا چنانچه ڈھائی مہینے سے کچھ زیاده اس اخبار کا نام اکس فورڈ گزٹ رها - پھر جب بعد رفع وبا کے دربار شاهی لنڈن میں هونے لگا تو اخبار مذکور کا نام لنڈن گزٹ هو گیا - چنانچه چوبیسویں نمبر کا پرچه اس اخبار کا جو ۵ ماه فروری ۱٦٦۵ء کو نکلا تھا اوسکی لوح پر به تبدیلی نام اکس فورڈ گزٹ کے لنڈن گزٹ لکھا گیا تھا یه اخبار بہت مدت تک ایک تخته کاغذ پر چھپا کرتا تھا - اور عبارت بھی اوسکی اچھی نه هوتی تھی - لیکن آخرکار بعد گذر جانے چند سلطنتوں کے اور اخباروں کیطرح اوس نے بھی ترقی پائی اور دو سال تک برابر علی‌الاتصال هفته میں دو دفعه شائع هوتا رها -

۲۱- ۱٦٦۱ء سے ۱٦٦۸ء تک تعداد اخباروں کی انگلستان میں ایسی بڑھ گئی تھی که اقل درجه اوس وقت میں ستر اخباروں سے کم هونگی - اور اس کثرت کے سبب سے بعض بعض شریر لوگوں نے اپنی اخبارات اور رسالوں میں بلا اجازتی ، جھوٹی اور فساد انگیز خبریں لکھنے شروع کر دیں - تب ۱۲ مئی ۱٦۸۰ء کو ایک اشتہار بدیں مضمون دیا گیا که آئنده سے جو ایسا کرے گا اُس کو سزا سخت دی جائیگی - اُس کے سبب انگریزی اخبار نویس بہت دب گئے مگر معاًوچ والے اونکی جگه کھڑے هوگئے اور باوجودیکه ان کے انسداد کے باب میں سر شجاعت محصول اور کیسن (کذا) کی کوششیں هوتی رهیں مگر هالینڈ سے علی‌التواتر اخبارات آنے لگے اور خاندان اسٹورٹ کی تنزل کی بنیاد ڈالنے میں سرگرم اور مستعد هوئے - فقط